برتر گمان و وہم سے احمد کی شان ہے

جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے

ذکرِ حبیب

خاکسار عرفانی الکبیر کی تقریر بر جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ قادیان (دارالامان)

منعقدہ ۲۶ر دسمبر ۱۹۵۱ء

تعداد جلد (۱۲۵)

مطبع نظام دکن بازار [illegible] حیدرآباد دکن

ادارہ حقائق و معارف قرآنیہ کی تالیفات

	قیمت	
۱۔ اسماء القرآن فی القرآن		۴/
۲۔ البیان فی اسلوب القرآن	"	۴/
۳۔ قرآنی دعاؤں کے اسرار	"	۴/
۴۔ اعجاز القرآن ما یثبت بالقرآن	"	۴/
۵۔ رحمۃ للعالمین فی کتاب مبین	"	۴/
۶۔ سیرت حضرت مسیح موعودؑ آپکی دعاؤں کے آئینہ میں (صرف پچاس کاپیاں باقی ہیں)	"	۴/
۷۔ مکتوبات احمدیہ جلد ششم	"	۸/
۸۔ مکتوبات احمدیہ جلد پنجم	"	۸/
۹۔ ذکر حبیب لیکچر نمبر اول۔ دوم۔ سوم	"	۵/
۱۰۔ کتاب الصیام اور اسکی حقیقت	"	۴/
۱۱۔ کتاب الحج	"	۴/
۱۲۔ کتاب الزکوٰۃ	"	۴/
۱۳۔ کتاب الاداب والاخلاق	"	۸/

تمام درخواستیں اس پتہ پر آئیں

عرفانی الکبیر (موسس الحکم) الہ دین بلڈنگ۔ سکندرآباد دکن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سید رشید احمد

اے قادیان کی بستی تجھ پر سلام ہووے
تجھ پر خدا کی رحمت ہر دم مدام ہووے

برادران ملت! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

گذشتہ سال جب میں نے سالانہ جلسہ کی تقریب پر ذکر حبیب سے اپنی روح کو بیدار اور احباب کی روح کو سیراب کیا تھا آخر میں میں نے غیر شعوری طور پر یہ شعر پڑھا تھا

اب تو جاتے ہیں میکدہ سے میر ؎ پھر ملیں گے گر خدا لایا

آج میں قادیان سے دور اور آپ مجلس احباب میں موجود میرا اور اپنے تاثرات کا جائزہ لے سکتے ہیں اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم ہی پر آنے والی ملاقات موقوف ہے آپ دعا کریں کہ وہ رحیم وکریم مولیٰ مجھے اپنے محسن وآقا کے عصر سعادت کی یاد دلانے کے مواقع عطا کرے۔

اس کے بعد

میں آج اس عہد سعادت کی باتیں اپنی زبان قلم کو دوسرے کے منہ سے سنانے پر مجبور ہوں۔

میں نے جب ذکر حبیب کا آغاز کیا تھا کہا تھا کہ ہمارا مقصد ذکر حبیب سے داستان گوئی نہ ہو۔ بلکہ ہم کو اس آئینہ میں اپنی عملی صورت کو دیکھ کر اس کے

داغ اور دھبوں کو دور کر کے اسی رنگ میں رنگین ہونے کی کوشش کرنی چاہئے
اگر ہم یہ کوشش نہیں کرتے یا کم از کم یہ نیت نہیں رکھتے تو ہیں اسے ایک
بے معنی چیز کہوں گا۔

اللہ تعالٰی کے ارشاد اور حکم سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
نے اس جماعت کے قیام کا مقصد بتایا ہے میں آپ ہی کے الفاظ میں پیش کرتا
ہوں۔ اور آپ اسکی روشنی میں اپنے نفس اور اپنے اجتماع کا جائزہ لیں جو
کمزوریاں یا عملی رنگ میں اپنے اندر محسوس کریں۔ ان کے دور کرنے کا عزم
کریں۔ آپ فرماتے ہیں۔ (اس کو دو مرتبہ پڑھا جاوے)

"یہ سلسلہ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ متقین یعنے تقوی شعار لوگوں کی
جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے اور ان کا اتفاق
اسلام کے لئے برکت و عظمت و نتائج خیر کا موجب ہو اور وہ بہ برکت
کلمہ واحدہ پر متفق ہونے کے اسلام کی پاک و مقدس خدمات میں
جلد کام آسکیں اور ایک کاہل اور بخیل بے مصرف مسلمان نہ ہوں
اور نہ نالائق لوگوں کی طرح جنہوں نے اپنے تفرقہ اور نا اتفاقی
کی وجہ سے اسلام کو سخت نقصان پہنچایا اور اس کے خوبصورت
چہرہ کو اپنی فاسقانہ حالتوں سے داغ لگایا ہے اور نہ ایسے غافل
درویشوں اور گوشہ نشینوں کی طرح جن کو اسلامی ضرورتوں کی
کچھ خبر نہیں اور اپنے بھائیوں کی ہمدردی سے کچھ غرض نہیں اور
بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے کچھ جوش نہیں۔ جبکہ وہ ایسی قوم

کے ہمدرد ہوں۔ غریبوں کی پناہ ہو جائیں۔ یتیموں کے لئے بطور
باپوں کے بن جائیں۔ اور اسلامی کاموں کے انجام دینے کے لئے
عاشق زار کی طرح فدا ہونے کو تیار ہوں۔ اور تمام کوششیں اس
بات کے لئے کریں کہ ان سے عام برکات دنیا میں پھیلیں اور محبت
الہٰی و ہمدردی بندگان خدا کا پاک چشمہ ہر ایک دل سے نکل کر
ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت بہتا ہوا نظر آئے"

احمدی جماعت کا نصب العین

یہ ہے احمدی جماعت کی تنظیم کا بلند نصب العین
میں ہر سننے والے کے دل اور صحیح فکر سے اپیل کرتا
ہوں کہ وہ اس پر ٹھنڈے دل سے غور کرے کہ امام جماعت احمدیہ نے
تنظیم احمدیت کی بنیاد اس عظیم الشان اور عالمگیر مقصد پر رکھی ہے۔
جو ہر قسم کی انفرادی۔ اجتماعی۔ قومی۔ بین الاقوامی۔ اخلاقی۔ روحانی۔
علمی۔ عملی۔ ضرورتوں کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے۔ میں نے آپ کے اس
ارشاد کو ۱۲ حصوں پر تقسیم کیا ہے۔

آپکی ساری عمر اسی مرکز پر عملی رنگ میں گذری اور یہی حقیقت
آپ اپنی جماعت میں عملاً پیدا کرنا چاہتے تھے۔ اور یہی وہ نصب العین ہے
جو ہمارے سامنے ہے۔ اس نصب العین کی موجودگی ہمارے خلاف ہر اس
اعتراض کا جواب ہے۔ جو نادان دشمن ہم پر کرتا ہے۔

میں اپنے بھائیوں سے تو یہی کہوں گا کہ وہ اپنے نفوس کا محاسبہ
کریں۔ کہ انہوں نے ان مقاصد کو پورا کرنے کے لئے کیا کیا ہے۔ اور آئندہ

کیا کرنا چاہتے ہیں۔ اور وہ جو ابھی تک اس چشمہ سے سیراب نہیں ہوئے۔ وہ غور کریں کہ دنیا میں اور خود ہمارے ملک میں اس وقت کئی قسم کی تحریکیں جاری ہیں۔ لیکن جو مقصد عظیم، تنظیم احمدیت کا ہے۔ وہ کسی تحریک میں نہیں ہے۔ مجھے اس وقت ان تحریکوں پر تبصرہ کرنا نہیں صرف اشارہ کرنا ہے کہ

تحریک احمدیت ہی ایک ایسی تحریک ہے

جو انسان کے تزکیہ نفس کے ساتھ اسے تمام انسانوں اور خدا تعالےٰ کی ساری مخلوق کے لئے ایک نفع رساں وجود ثابت کرنا چاہتی ہے اور اس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سب سے پہلے خود ہر احمدی کو اپنے نفس کی اصلاح پر متوجہ کیا۔ اس لئے کہ جس پاک انقلاب کو آپ پیدا کرنے کے لئے آئے تھے اس کے لئے سب سے اول خود مومن کو اپنے اندر اخلاقی اور روحانی انقلاب کرنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ دوسرے قلوب کو متاثر کرنے کی قوت اسی سے پیدا ہوتی ہے۔ چنانچہ آپ نے اپنی جماعت کو ہمیشہ اس ضرورت سے آگاہ فرمایا۔ ایک موقعہ پر فرمایا

"اے میری جماعت خدا تعالےٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو۔ وہ قادر کریم آپ لوگوں کو سفر آخرت کے لئے ایسا تیار کرے۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب تیار کئے گئے تھے۔ خوب یاد رکھو کہ دنیا کچھ چیز نہیں ہے۔ لعنتی ہے وہ زندگی جو محض دنیا کے لئے ہے۔ اور بد قسمت ہے وہ جس کا تمام ہم و غم دنیا کے لئے ہے۔ ایسا انسان اگر میری جماعت میں ہے۔ تو

پاک دل ہو۔ اور نفسانی کینوں سے الگ ہو جاؤ

وہ عبث طور پر میری جماعت میں اپنے تئیں داخل کرتا ہے۔ کیونکہ وہ
وہ اس خشک ٹہنی کی طرح ہے جو پھل نہیں لائے گی۔

اے سعادت مند لوگو۔ تم زور کے ساتھ اس تعلیم میں داخل ہو جو تمہاری نجات کے لئے مجھے دی گئی ہے۔ تم خدا کو واحد لاشریک سمجھو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک مت کرو۔ نہ آسمان میں سے، نہ زمین میں سے۔ خدا اسباب کے استعمال سے تمہیں منع نہیں کرتا۔ لیکن جو شخص خدا کو چھوڑ کر اسباب پر ہی بھروسہ کرتا ہے وہ مشرک ہے۔ قدیم سے خدا کہتا چلا آیا ہے۔ کہ پاک دل بننے کے سوا نجات نہیں۔ سو تم پاک دل بن جاؤ۔ اور نفسانی کینوں اور غصوں سے الگ ہو جاؤ۔ انسان کے نفس امارہ میں کئی قسم کی پلیدیاں ہوتی ہیں۔ مگر سب سے زیادہ تکبر کی پلیدی ہے۔

اگر تکبر نہ ہوتا تو کوئی شخص کافر نہ رہتا۔ سو تم دل سے مسکین بن جاؤ عام طور پر بنی نوع انسان کی ہمدردی کرو۔ جب کہ تم انہیں بہشت دلانے کے لئے وعظ کرتے ہو۔ سو یہ وعظ تمہارا کب صحیح ہو سکتا ہے۔ اگر تم اس چند روزہ دنیا میں ان کی بدخواہی کرو۔ خدا تعالیٰ کے فرائض کو دلی خوف سے بجا لاؤ کہ تم ان سے پوچھے جاؤ گے۔ نمازوں میں بہت دعا کرو۔ کہ تا خدا تمہیں اپنی طرف کھینچے۔ اور تمہارے دلوں کو صاف کرے کیونکہ انسان کمزور ہے۔ ہر ایک بدی جو دور ہوتی ہے وہ خدا تعالیٰ کی قوت سے دور ہوتی ہے اور جب تک انسان خدا تعالیٰ سے قوت

نہ پائے۔ کسی بدی کو دور کرنے پر قادر نہیں ہو سکتا۔
(الحکم ۱۷ و ۲۴ نومبر ۱۹۰۲ء)

اور پھر آپ نے اپنی الوصیت میں فرمایا:۔
"دیکھو میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ آدمی ہلاک شدہ ہے جو دین کے ساتھ کچھ دنیا کی ملونی رکھتا ہے۔ اور اس نفس سے جہنم بہت قریب ہے۔ جس کے تمام ارادے خدا تعالےٰ کے لئے نہیں ہیں۔ بلکہ کچھ خدا کے لئے اور کچھ دنیا کے لئے۔ پس اگر تم دنیا کی ایک ذرہ بھی ملونی اپنے اغراض میں رکھتے ہو۔ تو تمہاری تمام عبادتیں عبث ہیں۔ اس صورت میں تم خدا کی پیروی نہیں کرتے۔ بلکہ شیطان کی پیروی کرتے ہو۔ تم ہرگز توقع نہ کرو کہ ایسی حالت میں خدا تمہاری مدد کرے گا۔ بلکہ تم اس حالت میں زمین کے کیڑے ہو اور تھوڑے ہی دنوں میں تم اس طرح ہلاک ہو جاؤ گے جس طرح کے کیڑے ہلاک ہوتے ہیں۔ اور تم میں خدا نہ ہو گا بلکہ تمہیں ہلاک کر کے خدا خوش ہو گا۔ لیکن تم اگر اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے۔ تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے۔ اور خدا تمہارے ساتھ ہو گا۔ اور وہ گھر بابرکت ہو گا جس میں تم رہتے ہو گے۔ اور ان دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہو گی۔ جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں۔ اور وہ شہر بابرکت ہو گا۔ جہاں ایسا آدمی رہتا ہو گا۔ اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت تمہاری ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی محض خدا کے لئے ہو جائے گی۔ اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا

کا امتحان نہیں کرو گے۔ اور تعلق کو نہیں توڑو گے۔ بلکہ آگے قدم بڑھاؤ گے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤ گے۔ تم بھی، انسان ہو۔ جیسا کہ میں انسان ہوں۔ اور وہی میرا خدا تمہارا خدا ہے پس اپنی پاک قوتوں کو ضائع مت کرو۔ (الوصیت)

جیسا کہ آپ نے اپنے نصب العین میں اپنی بعثت اور تحریک احمدیت کی تنظیم کی پہلی غرض تقویٰ شعار لوگوں کو جمع کرنا بتایا اس کے موافق آپ نے ہمیشہ تعلیم و تذکیر فرمائی اور پھر اسی نصب العین میں جماعت کے اغراض و مقاصد میں بنی نوع انسان کی ہمدردی کو ضروری قرار دیا۔

میں نے اس سلسلہ ذکر حبیب میں آپ کے ایک نصب العین کا ذکر کیا تھا جو آپ کا لکھا ہوا تھا اس میں آپ نے فرمایا کہ

خلق اللہ عیالی میرا کنبہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ روح آپ میں رکھی تھی۔ اس لئے دنیا کے کسی انسان سے آپ کو دشمنی نہ تھی چنانچہ فرمایا:۔

"دنیا میں میرا کوئی دشمن نہیں ہے۔ میں بنی نوع سے ایسی محبت کرتا ہوں جیسے والدہ مہربان اپنے بچوں سے بلکہ اس سے بڑھ کر۔ میں صرف ان باطل عقائد کا دشمن ہوں جن سے سچائی کا خون ہوتا ہے۔

انسان کی ہمدردی میرا فرض ہے۔ اور جھوٹ شرک ظلم اور ہر ایک بدعملی اور ناانصافی اور بداخلاقی سے بیزاری میرا اصول ہے"

"اربعین"

اس میں آپ نے بتا دیا کہ نفرت کسی انسان سے نہیں بلکہ ان بد عادات
واعمال سے ہے آپ کی زندگی کا یہ اصل بتاتا ہے کہ

احمدیت کی تعمیر اساس محبت پر ہے۔

اور جماعت احمدیہ نے اب تک اپنے عمل سے ثابت کیا ہے کہ ان کے دلوں میں کسی شخص یا کسی جماعت سے عداوت نہیں ہم نے اپنے دکھ دینے والوں کے لئے بھی دعائیں ہی کی ہیں۔ اسی لئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہی تعلیم دی تھی

گالیاں سن کر دعا دو   پا کے دکھ آرام دو۔

میں حضرت کے یہ ارشادات آپ کو اس نیت اور غرض سے سناتا ہوں کہ آپ کے دامن سے وابستہ احباب عملاً اس روح کو پیدا کریں اور دوسرے لوگ تعصب اور ضد کو چھوڑ کر ان پر غور کریں۔

پیارے بھائیو! اور ہم وطنو! میں سلسلہ کے قیام کے ساتھ ہی محض اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم سے سلسلہ احمدیہ میں پیدا ہوا۔ میرا بچپن میری جوانی احمدیت میں گذری۔ اور اب بوڑھا ہو گیا۔ اور عمر طبعی سے آگے بڑھنے کی بھی خدا تعالیٰ نے توفیق بخشی اور اس پیرانہ سالی میں اس نے ہوش و حواس کو قائم رکھا۔ ایسے وقت میں جب کہ میں موت کے قریب ہو رہا ہوں کوئی ایسی بات آپ سے کہنی نہیں چاہتا جو اپنے اندر حقیقت نہ رکھتی ہو۔ یا نعوذ باللہ اس میں کسی قسم کی آمیزش ہو۔

میں سچ سچ کہتا ہوں کہ میں نے ان آنکھوں اور کانوں سے حضرت مسیح موعود ؑ

کو دیکھا اور سنا اور آپ کے ملفوظات اور کلام کو محفوظ کرنے اور اشاعت کی توفیق پائی بے شمار نشانات کو دیکھا اور انہیں مشتہر کیا وہ سب کچھ جو اب تک سلسلہ کے حالات میں گذرا اسے قبل از وقت آپ کے منہ سے سنا نہ صرف سلسلہ کے متعلق بلکہ عالمی واقعات کے متعلق اس نے اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر ان باتوں کو قبل از وقت مشتہر کیا اگر دنیا کے نادان انکی مخالفت نکرتے اور اسکو قبول کرتے تو دنیا ان آفات سے بچ جاتی۔ مگر خدا کی باتیں پوری ہو کر رہتی ہیں۔ ہم ایک انقلاب سے گذرے بے شک ہم نے بھی تکلیف اٹھائی مگر ہم ان تکلیفوں میں سے گذرتے ہوئے

تسلی اور اطمینان محسوس کرتے ہیں۔

اور اپنے ایمان میں ترقی دیکھتے ہیں۔ کیونکہ یہ سب کچھ تو اسی طرح پر ہوا ہے جسکی پہلے سے خبر دیگئی تھی ہم نے اس

نئے آسمان اور نئی زمین کو دیکھا

جس کا اعلان ہمارا آقا کر چکا تھا۔ ہم کو بتایا گیا تھا کہ متعدد اور مختلف قسم کے امتحانات سے تم کو گذرنا پڑے گا۔ اس لئے جب امتحان کا وقت آیا تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں سکینت سے نوازا آپ نے آج سے قریباً ۴۷ برس پہلے فرمایا۔ جیسے میں نے آپ کے منہ سے سنا۔ اور اس کو الحکم میں شایع کیا۔ فرمایا

"ضرور ہے کہ انواع رنج و مصیبت سے تمہارا امتحان بھی ہو۔ جیسا کہ پہلے مومنوں کے امتحان ہوئے۔ سو خبردار ہو ایسا نہ ہو کہ ٹھوکر کھاؤ زمین تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی۔ اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہے۔

جب کبھی تم اپنا نقصان کروگے تو اپنے ہاتھوں سے نہ دشمن کے ہاتھوں
سے اگر تمہاری زمینی عزت ساری جاتی رہے تو خدا تمہیں ایک لازوال
عزت آسمان پر دیگا سو تم اسکو مت چھوڑو۔ اور ضرور ہے کہ تم دکھ دیے
جاؤ اور اپنی کئی امیدوں سے بے نصیب کئے جاؤ۔ سو ان صورتوں
سے تم دلگیر مت ہو۔ کیونکہ تمہارا خدا تمہیں آزماتا ہے کہ تم اس کی راہ
میں ثابت قدم ہو یا نہیں۔ اگر تم چاہتے ہو کہ آسمان پر فرشتے بھی تمہاری
تعریف کریں تو تم ماریں کھاؤ اور خوش رہو۔ اور گالیاں سنو اور شکر کرو۔
اور ناکامیاں دیکھو اور پیوند مت توڑو۔ تم خدا کی آخری جماعت ہو۔ سو
وہ عمل نیک دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہو۔ ہر ایک جو
تم میں سست ہو جائیگا۔ وہ ایک گندی چیز کی طرح جماعت سے باہر پھینک
دیا جائیگا۔ اور حسرت سے مریگا اور خدا کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا۔ دیکھو
میں بہت خوشی سے خبر دیتا ہوں۔ کہ تمہارا خدا درحقیقت موجود ہے۔ اگرچہ
سب اسی کی مخلوق ہے لیکن وہ اس شخص کو چن لیتا ہے جو اسکو چنتا ہے وہ
اس کے پاس آجاتا ہے۔ جو اس کے پاس جاتا ہے۔ جو اسکو عزت دیتا ہے
وہ اسکو بھی عزت دیتا ہے۔ (الحکم ۱۰ جون ۱۹۰۳ء)

پس ایک مخلص احمدی تو جب کسی قسم کے ابتلاؤں اور فتنوں کو دیکھتا ہے تو
وہ یقین کرتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کی تائید اور نصرت کے سامان ہو رہے ہیں۔ وہ
ان امتحانوں کو دیکھ کر گھبراتا نہیں بلکہ وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہم زبان
ہو کر کہتا ہے۔ (سورۃ احزاب آیۃ ۲۳) قَالُوا هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهٗ

وَصَدَقَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ ۝ وَمَا زَادَھُمْ اِلَّآ اِیْمَانًا وَّتَسْلِیْمًا ۝

ہاں ہاں! یہ تو وہی چیز ہے جس کا اللہ اور اس کے رسول نے ہم کو وعدہ دیا تھا اور اللہ اور اسکے رسول نے سچ کہا تھا اور اس کے وعدے کے ظہور سے انکا ایمان ترقی کرتا ہے اور اطاعت کا مقام بلند ہوتا ہے دشمن کے ہجوم اور کثرت کو دیکھ کر وہ گھبراتے نہیں بلکہ اپنے ایمان میں قوت اور اطاعت میں کمال پیدا کرتے ہیں۔ اسی قوت ایمانی اور اطاعت کاملہ نے صحابہ کو فائز المرام کیا تھا اور

یہی قوت ہماری کامیابی کا ذریعہ ہوگی۔

احمدیت کے عروج و اقبال کے متعلق کثرت کے ساتھ پیشگوئیاں آپکے کلام اور خدا تعالےٰ کی اس وحی میں جو آپ پر نازل ہوئی موجود ہیں چنانچہ تجلیات الٰہیہ میں فرماتے ہیں:۔

خدا تعالےٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا۔ اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا۔ اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائیگا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا۔ اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم و معرفت میں۔ کمال حاصل کریں گے۔ کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔ اور ہر ایک قوم اس چشمے سے پانی پئے گی۔ اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا۔ اور پھولے گا۔ یہاں تک زمین پر محیط ہو جاوے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی۔ اور ابتلاء آئیں گے۔ مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا۔ اپنے وعدے کو پورا کرے گا۔ اور خدا نے

مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا۔ یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔[لہ] سو اے سننے والو ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھو۔ کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔

کس قوت یقین کے ساتھ احمدیت کے مستقبل کی بشارت دیتے ہیں۔ پس میرے بھائیو! یاد رکھو یہ تو سب کچھ ہوگا اور ضرور ہوگا اور دنیا کی کوئی قوت انفرادی یا اجتماعی طور پر اس کو روک نہیں سکتی لیکن اگر تم نے اپنے عمل صالح اور اپنی قربانیوں سے ان دونوں کو قریب نہ کیا تو بتاؤ تمہارے لئے کس خوشی کا موجب ہوگا۔ یاد رکھو اللہ تعالےٰ نے قربانی کی مقبولیت کا گر قرآن مجید میں آدم کے دو بیٹوں کی قربانی کے رنگ میں صاف کر دیا ہے کہ

وہ متقی کی قربانی کو قبول فرماتا ہے۔

یہ میں اس لئے کہہ رہا ہوں کہ بعض اوقات انسان کا نفس سلسلہ کی خدمت میں کچھ سکے خرچ کر کے سمجھ لیتا ہے کہ بڑی قربانی کی ہے۔ جب تک انسان خود اپنی نفسانی خواہشوں کو قربان کر کے کامل طور پر تقویٰ کی زندگی بسر نہیں کرتا سکوں کی قربانی کچھ وقعت نہیں رکھتی نہ اسکی کثرت قلت کچھ اثر پیدا کرتی ہے۔ جب انسان اپنے اندر روح تقویٰ پیدا کر لیتا ہے تو سکوں کی گنتی کے لحاظ سے خواہ قربانی کا کچھ بھی مقام نہ ہو مگر یاد رکھو دنیا کی نظر میں اس حقیر قربانی میں

لہ۔ عالم کشف میں مجھے وہ بادشاہ دکھلائے گئے جو گھوڑوں پر سوار تھے اور کہا گیا کہ یہ ہیں جو اپنی گردنوں پر تیری اطاعت کا جوا اٹھائیں گے۔ اور خدا انہیں برکت دے گا۔

وہ قوت ہوتی ہے
جو آج کی علمی دنیا کی تحقیقات ایٹم سے بھی ہزاروں گنا بڑھ کر ہوتی ہے

اور تم نے دیکھا کہ صحابہ نے جو انقلاب دنیا میں پیدا کیا وہ اسی تزکیہ نفس کی قوت کا کرشمہ تھا۔ اور اس کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ساری عمر توجہ دلاتے رہے۔ پس اپنے اندر پاک تبدیلی کرو۔ اور اس کے لئے دعاؤں سے کام لو۔ آج کا نادان ظاہر پرست اور معرفت الٰہی کے دقایق اور تاثیرات سے بے خبر دعا کا انکار کرتا ہے۔ مگر ہم نے دیکھا اور دعاؤں کی تاثیرات کو عملی رنگ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ مشاہدہ کیا۔ آپ نے فرمایا:۔

"اعجاز کے بعض اقسام کی حقیقت بھی دراصل استجابت دعا ہی ہے۔ اور جس قدر ہزاروں معجزات انبیاء سے ظہور میں آئے ہیں۔ یا جو کچھ کہ اولیائے کرام ان دنوں تک عجائب کرامات دکھلاتے رہے۔ اس کا اصل اور منبع یہی دعا ہے۔ اور اکثر دعاؤں کی اثر سے ہی طرح طرح کے خوارق قدرت قادر کا تماشا دکھلا رہے ہیں۔ وہ جو عرب کے بیابانی ملک میں ایک عجیب ماجرا گذرا۔ کہ لاکھوں مردے تھوڑے دنوں میں زندہ ہو گئے۔ اور پشتوں کے بگڑے ہوئے الٰہی رنگ پکڑ گئے۔ اور آنکھوں کے اندھے بینا ہوئے۔ اور گونگوں کی زبان پر الٰہی معارف جاری ہوئے۔ اور دنیا میں ایک دفعہ ایک ایسا انقلاب پیدا ہوا۔ کہ نہ پہلے اس سے کسی آنکھ نے دیکھا۔ اور نہ کسی کان نے سنا۔ کچھ جانتے ہو کہ وہ کیا تھا۔ وہ ایک فانی فی اللہ کی اندھیری راتوں کی

دعائیں ہی تھیں۔ جنہوں نے دنیا میں شور مچا دیا۔ اور وہ عجائب باتیں دکھلائیں کہ جو اس امی بے کس سے محالات کی طرح نظر آتی تھیں۔

اللّٰھم صل وسلم۔ وبارک علیہ و آلہ بعدد ھمہ وغمہ وحزنہ لہٰذہ الامۃ وانزل علیہ انوار رحمتک الی الابد۔

اور میں اپنے ذاتی تجربے سے بھی دیکھ رہا ہوں کہ دعاؤں کی تاثیر آب و آتش کی تاثیر سے بڑھ کر ہے۔ بلکہ اسباب طبعیہ کے سلسلہ میں کوئی چیز ایسی عظیم التاثیر نہیں جیسی کہ دعا ہے۔ (برکات الدعاء)

اگرچہ میرے لئے اور آپ سب کے لئے ذکر حبیب ایک غذائے روح ہے۔ اور جی چاہتا ہے کہ اٹھتے بیٹھتے اسی زبور کو پڑھتے رہیں۔ مگر میں حضرت کی ایک دعا پر اس کو ختم کرتا ہوں۔ اور وہ دعا حضرت کے معمولات میں سے تھی اور اس کے اثرات کو دنیا نے دیکھا۔ فرمایا۔

رات کے آخری پہر میں مومن کی اپنے رب سے مناجات

استغفار اور تضرع اور توبہ بہت ہی عمدہ چیز ہے۔ اور بغیر اس کے سب نذریں ہیچ اور بے سود ہیں۔ اپنے مولیٰ پر قوی امید رکھو اور اس کی ذات بابرکات کو سب سے زیادہ پیارا بناؤ۔ کہ وہ اپنے قوی الیقین بندوں کو ضائع نہیں کرتا۔ اور اپنے سچے رجوع لانے والوں کو ورطۂ غموم میں نہیں چھوڑتا۔ رات کے آخری پہر میں اٹھو

اور وضو کرو۔ اور چند دوگانے اخلاص سے بجا لاؤ۔ اور دردمندی اور عاجزی سے یہ دعا کرو۔

اے میرے محسن۔ اور اے میرے خدا۔ میں ایک تیرا ناکارہ بندہ پر معصیت اور پر غفلت ہوں۔ تو نے مجھ سے ظلم پر ظلم دیکھا۔ اور انعام پر انعام کیا۔ اور گناہ پر گناہ دیکھا۔ اور احسان پر احسان کیا۔ تو نے ہمیشہ میری پردہ پوشی کی اور اپنی بے شمار رحمتوں سے مجھے متمتع کیا۔ سو اب بھی مجھ نالائق اور پر گناہ پر رحم کر۔ اور میری بے باکی اور ناسپاسی کو معاف فرما۔ اور مجھ کو میرے اس غم سے نجات بخش۔ کہ بجز تیرے اور کوئی چارہ گر نہیں۔ آمین ثم آمین!!

مگر مناسب ہے کہ بروقت اس دعا کے فی الحقیقت دل کامل جوش سے اپنے گناہ کا اقرار اور اپنے مولیٰ کے انعام و اکرام کا اعتراف کرے۔ کیوں کہ صرف زبان سے پڑھنا کچھ چیز نہیں۔ جوش دلی چاہیئے۔ اور رقت اور گریہ بھی۔ یہ دعا معمولات اس عاجز سے ہے۔ اور درحقیقت اس عاجز کے مطابق حال ہے"

(مکتوبات بنام حضرت خلیفۃ المسیح اول ص۲)

(مکتوبات جلد پنجم نمبر ۲ مرتبہ خاکسار عرفانی الکبیر)

اللہ تعالےٰ ہم کو توفیق دے کہ ہم اس دعا کو اپنے معمولات میں اخلاص اور تمام آداب دعا کو مدنظر رکھ کر داخل کریں اس کے برکات

اور حسنات سے متمتع ہوں۔

میں اپنی پیرانہ سالی (۸۱ واں برس شروع ہے) میں کمزور ہو رہا ہوں۔ دعا کا طالب ہوں کہ اللہ تعالےٰ ایمان کی سلامتی کے ساتھ خاتمہ بالخیر فرمادے اور بقایا زندگی ذکر حبیب کی مختلف صورتوں میں بسر ہو۔ آمین

والسلام

یار زندہ صحت باقی